محدث نورپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے چند تابناک پہلو

حافظ عبدالسلام زاہد
گوجرانوالہ

1999ء کے آخر میں رمضان المبارک کی بات ہے کہ راقم الحروف حضرت الاستاذ قاری نعیم الحق نعیمؒ کے جانشین کی حیثیت سے ان کی شہادت کے بعد ان کے منبر کا وارث مقرر کیا جا چکا تھا کہ دارالعلوم غواڑی بلتستان کے ان تھک مجاہد بے لوث خادم اور عرصہ پچاس سال سے زیادہ اس کی خدمت کرنے والے مولانا عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم کے تعاون کے سلسلے میں گوجرانوالہ تشریف لائے اور اپنے اس سفر میں جامع مسجد بلال اہلحدیث محلہ اسلام آباد میں بھی حاضر ہوئے بعد نماز فجر راقم الحروف درس قرآن سے فارغ ہوا تو وہ حضرت الاستاذ کے متعلق دریافت کرنے لگے جب انہیں ان کی شہادت کی خبر سننے کو ملی تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا اور کافی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے حافظ صاحب ہم نے سیرت کی کتابوں میں اسلاف کے جو حالات پڑھے تھے اور آج کے دور میں حضرت قاریؒ صاحب کو دیکھا تو نوعمری میں ہی ہم نے ان کی زندگی میں وہ اوصاف اور خصائل پائے جو کتابوں میں ہم نے پڑھے تھے۔

ہمارے محترم استاد حضرت قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ، محدث العصر فقیہ دوراں استاد اعظم سیدی وشیخی واستادی حضرت العلام حافظ عبدالمنان نورپوری کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

حضرت حافظ صاحب کی شخصیت کے علمی، عملی اور اخلاقی محاسن کے جملہ اثرات کا عکس حضرت قاریؒ صاحب کی زندگی میں نمایاں دیکھائی دیتا تھا حضرت قاریؒ صاحب کے حالات واقعات اور سیرت و کردار کے حوالے سے کسی اور موقع پر لکھا جائے گا۔

سردست مذکورہ واقعہ سے یہ بتانا مقصود تھا کہ ہمارے ممدوح حضرت نورپوریؒ مولانا عبدالباقیؒ کے اس تجزیہ کے مصداق تھے۔

مسلمان گھرانہ

ہمارے گوجرانوالہ کے اصحاب العلم اور اصحاب المال میں سے ہر ایک اپنے جیسے لوگوں میں حضرت حافظ صاحبؒ کے بارے یہ تبصرہ کرتا ہوا دیکھائی دیتا ہے کہ اگر کہا جائے کہ ہمیں گوجرانوالہ میں کوئی مسلمانوں کا گھر دیکھنا ہے تو ہر دو فریق کا ایک ہی جواب ہے کہ حضرت نورپوریؒ کا گھرانہ دیکھ لو۔

علماء کرام کا اکرام

اہل علم کی شان وعظمت قرآن وحدیث میں نہ صرف بیان کی گئی ہے بلکہ ان کے اجلال واشراف اور تعظیم و

تکریم کی ترغیب وتلقین اور تخصیص کی گئی اور محدث نور پوری کتاب وسنت کی ایک ایک تعلیم پر عمل کر کے خوشی محسوس فرمایا کرتے تھے ان کی زندگی کے معمولات قرآن وحدیث کی روشن تعلیمات سے معمور ومنور تھے۔

(1) حضرت نے خود اپنے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ سنایا کہ موڑا یمن آباد سے آگے دور دراز ایک گاؤں میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے (حضرت الاستاد نے اس گاؤں کا نام بھی بتایا تھا لیکن اس وقت یاد نہیں) گوجرانوالہ سے بذریعہ ٹرین ایمن آباد اور وہاں سے سائیکل پر گاؤں میں پہنچتے ایک دفعہ ہمارے ممدوح جمعہ کیلئے مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد میں ایک بڑے عالم مولانا قاضی شمس صاحب بھی موجود ہیں ان سے کہا کہ حضرت آپ جمعہ پڑھائیں انہوں نے پس وپیش کیا لیکن حضرت صاحب کے اصرار پر قاضی صاحب کو جمعہ پڑھانا پڑا۔

(2) 2009-10 کی بات ہے راقم الحروف جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں اپنے کلاس روم میں جو کہ حافظ صاحب کے کلاس روم سے تین کمرے چھوڑ کر تھا حدیث شریف کی کتاب مشکوۃ المصابیح کا سبق پڑھا رہا تھا کہ حضرت حافظ صاحب تشریف لائے راقم نے اٹھنا چاہا تو فرمایا تشریف رکھیں ایک کام کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں میں نے عرض کیا مجھے حکم فرماتے میں حاضر ہو جاتا فرمانے لگے آپ سبق پڑھا رہے تھے اور کام تو مجھے تھا اس لئے میں خود آیا ہوں اور فرمانے لگے فلاں طالب علم کے متعلق بات کرنی ہے کہ آپ نے اسے کلاس سے نکال دیا ہے اس کے والد میرے پاس آئے ہیں اور بچہ وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا لہٰذا اسے کلاس میں بیٹھنے کی اجازت دیں میں اس بچے کو بلالوں میں نے عرض کیا حضرت آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن وہ بچہ میں نے نہیں فلاں استاد نے نکالا ہے میں ان سے عرض کر دیتا ہوں فرمانے لگے نہیں آپ بیٹھیں سبق پڑھیں میں خود ہی بات کر لیتا ہوں۔

(3) جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث میں حضرت روزانہ بعد نماز فجر درس قرآن ارشاد فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ راقم الحدیث نے نماز فجر جامعہ محمدیہ میں ادا کی اور ایک جانب ہو کر دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا درس سننے کیلئے حضرت حافظ نے راقم کو دیکھ لیا اور مسند درس پر بیٹھنے کی بجائے میرے پاس تشریف اور فرمانے لگے حافظ صاحب آج ہمیں درس ہی سنا دو

مذکورہ واقعات سے حضرت کی تواضع وانکساری اور اہل علم سے محبت بڑوں کا احترام اور چھوٹوں کو حوصلہ اور ان کی عزت افزائی فرمانا جیسی شاندار صفات سے متصف ہونا واضح ہوتا ہے۔

شکوک وشبہات سے اجتناب

بخاری ومسلم وغیرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر اور ان دونوں کے درمیان شبہات ہیں جو شبہات سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے وہ اپنا دین بچا لیتا ہے اس حدیث کی رو سے حضرت اپنے آپ کو شک وشبہ والی بات اور عمل حتی کہ مشکوک بنا دینے والی دعوتوں سے بھی اجتناب کیا

کرتے تھے معاصر علماء سے حضرت کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ بعض علماء دعوت کھانے کیلئے نفلی روزہ کھول لیا کرتے ہیں۔ قطع نظر مسئلہ کی تحقیق اور موقف سے جبکہ حضرت حافظ صاحب دعوت سے بچنے کیلئے روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ اور اس کی واضح مثال یوم الجمعہ کا روزہ ہے جب سے حضرت نے جامعہ محمدیہ شہر میں خطبہ جمعہ شروع کیا تو حضرت حافظ صاحب نے جمعرات کے ساتھ جمعہ کا روزہ بھی معمول بنالیا۔

نماز جنازہ

امام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اقول ہے۔

الفرق بيننا و بينهم في الجنائز

محدث نور پوریؒ کے جنازے کو دیکھ کر بعض لوگوں نے کہا کہ یہ گوجرانوالہ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ ہے لیکن راقم کی معلومات کے دریچوں میں پنہاں ایک اور جنازہ کی یادتازہ ہوگئی میری مرادوہ جنازہ ہے جو اس جنازے کی طرح ماہ فروری ہی میں اہلیان گوجرانوالہ کوادا کرنا پڑا تھا اور وہ جنازہ تھا محدث نور پوریؒ کے استاد گرامی امام العصر حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کا جو آج سے 44 سال قبل 20 فروری کو اپنے خالق سے جاملے تھے۔ سلفی صاحب کے متعلق راقم الحروف کا مضمون سہ ماہی ''المکرم'' کے پہلے شمارہ میں شائع ہوا ہے اور محدث نور پوریؒ 26 فروری قبل از فجر فوت ہوئے اور اس دن غروب کے وقت دفن کر دیئے' حضرت کے جنازے کی تفصیلات ایک الگ مضمون کی متقاضی ہیں یہاں صرف یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ طے شدہ نماز جنازہ کے بعد اس جگہ مزید دو جنازے اور ادا کیے گئے۔ چونکہ دن غروب ہونے میں وقت تھوڑا تھا اس لیے تدفین کیلئے ہاشمی کالونی قبرستان میں حضرت کے جسد خاکی کو لے جایا گیا تدفین کے بعد راقم نے جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ کی جامع مسجد میں نماز مغرب ادا کی میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ محترم المقام جناب حاجی محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا مفتی جماعت شیخ الحدیث حضرت حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ ابھی تشریف لائے ہیں جنازہ نہیں پڑھ سکے آپ ہمارے ساتھ قبر پر چلیں اور ہمیں قبر کی نشاندہی کریں تا کہ ہم جنازہ پڑھ لیں راقم حاجی صاحب مفتی صاحب اور معروف عالم دین کئی کتابوں کے مؤلف حضرت مولانا عبدالخالق صاحب آف کویت قبرستان پہنچے تو ہم سے پہلے کچھ لوگ قبر پر جنازہ پڑھ کر واپس آ رہے تھے جب ہم قبر پر پہنچے تو مفتی حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ کی امامت میں ہم نے جنازہ ادا کیا ابھی ہم جنازہ پڑھ کر واپس ہونے کو تھے کہ کچھ اور لوگ آ گئے وہ بھی صف بنا کر جنازہ پڑھنے لگے نامعلوم اور کتنے جنازے ہوئے اور کہاں کہاں ہوئے اور کتنے حضرت کیلئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کر رہے ہیں

اللهم اغفرله وارفع درجاته في المهدين والحقه بالصالحين (آمین)